ایا وانگار ناری اور بصلح داشتنی ہیں ای القصہ ایسی مضمون کا نامہ جناب ہوش ربا
کے پاس بھیجا گیا جناب ممدوح نے جمیع شاہان طلسم کو بلا کر مضمون نامہ سے مطلع ہو کر
فرمایا کہ اب تم صاحبوں کی صلح و جنگ کے بابت میں کیا صلاح ہے بعد گفتگوئی
مختلف کے یہ امر قرار پایا کہ جواب نامہ بایں مضمون لکھنا چاہیے عطوفت نامہ نے ورود
فرمایا ہمنی اول ہی معذرت کے تھی اور شہنشاہ سی عفو تقصیرات چاہا لیکن ہماری
عرضداشت پر مطلق لحاظ ہوا اور اغوای مغویان مفسدہ پرداز سی شاہنشاہ
اپنی ملازمین راسخ الاتحاد سی بر سر پرخاش ہوا ہمکو اطاعت و فرمانبرداری شاہنشاہ
میں کچھ عذر و تامل نہیں اور بدل صلح از نے منظور ہی لیکن اصلاح امزجہ سلاطین
خیلی دشوار ہی بارہم صلح فی مابین بایں شرط صورت پذیر ہو سکتی ہی کہ اگر شاہنشاہ
اپنی برادر زادی ملکہ زیبا نگار کو نور چشم شہزادہ ہمہ منعقد فرمای اس شکل سی البتہ
صفای جانبین ممکن ہے ورنہ شمشیر درمیان ہو کر فیصلہ مناسب کر دیگی القصہ جب نامہ
تیار ہوا شہنشاہ کے خدمت میں ارسال کیا گیا شاہنشاہ نے وہ نامہ ملاحظ فرمایا
اور بصلاح معتمدان دولت و اکابران سلطنت جواب لکھا کہ ہمکو ملکہ زیبا نگار کو منعقد
کرانا نور چشم شہزادے بدل منظور و قبول ہی لیکن اسقدر توقف کرنا چاہی کہ ہم پردہ
ظلمات کو ادھی روانہ کریں اور اپنی برادر خورد لقال جادو والد زیبا نگار سی اجازت
حاصل کر لیں بعدہ بے عذر و تامل بزم انعقاد برپا کریگی اب انکو لازم ہی کہ مع کل
اہالیان طلسم اپنی دار السلطنت کو تشریف لیجای [illegible]
[illegible] سوای شوان کے مرد کو نہیں آتا اور مرد ہمیشہ خوار
ہر فصل کو [illegible] آتے ہیں اور کہتی ہیں کہ خدا مستوران کے مکر و فریب سی پناہ دے لیکن یہاں معاملہ
برعکس نظر آتا ہی یعنی آپ شاہزادہ عالم عوران مکار و بد شعار کے مانند از راہ مکر
و فریب گریاں ہیں یقین ہے کہ مفارقت مادر و پدر میں اسقدر مضطر و بیقرار
ہیں یعنی جو یہ کلمات رمز و کنایہ آیات سماعت کے اسقدر محظوظ ہوا کہ بیان

HAMDARD LIBRARY NEW DELHI
ACC No. 2844
Date 27.7.05

اخرش بہ باعث طغیانی باد مجکو اپنی حال و مال کے خبر نرہی بیہوش مطلق ہو گیا ہر گاہ ہوش
آیا اپنی کو باغ مین ملکہ زیبا نگار کے موجود پایا مین اس اتفاق قضا و قدر سی کمال متحیر ہوا
اور باسید دید ار جانان بارہ دری کیطرف روانہ ہوا اوسیطرح بدستور اول نازنینان
زہرہ جبین کو گلگشت باغ مین مصروف پایا مین براہ راست بارہ دری مین پہونچا وہی بزم طرب
افزا برپا دیکہی اور اوسیطرح اوس آفتاب طلعت کو مسند ناز پر جلوہ کنان اپسان ستارہ
جبین کو گرد اوس مہ جبین کے پایا ہر گاہ مینی جمال جہان آرای یار دیکہا از خود رفتہ ہو گیا
دور سی بلا گردان ہوا اور یہ شعر باواز بلند پڑہکر بیہوش ہو گیا ۔ یارب اثری بخش بآہ
دل سوزان ؛ تا موم شود سخت دل یار بہ پایان ؛ ہر گاہ ہوشیار ہوا بخت کو بیدار
اور طالع کو مددگار پایا یعنی سر اپنا زانوی یار پر دیکہا فرط شادمانی سی قریب
تہا کہ شادی مرگ ہو جاون اس مصرعہ کے تکرار کرتا ہوا اوتہ بیٹہا ع الخ یہ می بینم ؛
بیداریست یارب یا بخواب ؛ اور اوس آفت جہان فتنہ دوران کے بلائین لیکر
گرد پہرنے لگا ملکہ نے نصف مسند خالی کر دی اور میری طرف ملاحظہ فرما کر گوشہ چشم
سی باین لطف اشارہ کیا کہ مین بیتاب ہو گیا مسند پر بیٹہکر اپنا حال کثیر الاختلال
بیان کرنے لگا لیکن ملکہ نے بسبب شرم و حیا کے کچہ جواب نہ دیا جب مینی دیکہا کہ ملکہ کو
میری طرف مطلق التفات نہین ہوتا سر اوپر اوس فتنہ گر کے رکہکر زار زار مثل
ابر نوبہار رویا ملکہ نے ہاتہ اپنا کہینچ لیا اور مسکرا کر فرمایا ہمنی سنا تہا کہ یہ صفت
عورات کے ہی یعنی گریہ محل و بیمحل سوای نسوان کے مرد کو نہین آتا اور مرد ہمیشہ عورات
پر طعن کرتے ہین اور کہتی ہین کہ خدا مستورات کے مکر و فریب سی پناہ دی لیکن معاملہ یہان
برعکس نظر آتا ہی یعنی آپ شاہزادہ عالم عورات مکار و بدشعار کے مانند از راہ مکر
و فریب گریان ہین یقین ہے کہ مفارقت مادر و پدر مین اسقدر مضطر و بیقرار
ہین مینی جو یہ کلمات رمز و کنایہ آیات سماعت کے اسقدر محظوظ ہوا کہ بیان

ف تہی شاہنشاہ سی ایک اقرارنامہ درباب عدم عہدشکنی کے لکہواکر مع جملہ سلاطین
نی مراجعت فرمای اور سواد اعظم مین کہ پای تخت ہی دربند بقم کا ہونچکر جمیع سلاطین
ست کیا لیکن میرا احال جدائی ملکہ زیبا نگار مین روز بروز تغیر و دگرگون ہوتا جاتا
تہا نوبت بجای رسید کہ بالکل خورد و خواب مین فرق آیا نہایت نحیف و زار ہو گیا
صحبت ابنای روزگار سی تنفر کلی پیدا ہوا اتنہ اتنہ روز برابر کنج عزلت و گوشہ
تنہائی مین مستغرق تصور جانان پڑا رہتا اگر طبیعت زیادہ خفقان کرتی سوار ہوکر
تفریح صحرا کیا کرتا ایک روز کا ذکر ہی کہ مین گوشہ نشینی سی گہبرا کر حسب معمول یکہ و
تنہا صحرا کو روانہ ہوا جب شہر سی قریب دو فرسخ کے گیا ایک اسپ نقرہ رنگ بازین و لجام
مرصع سبزہ زار مین مشغول چرا نظر آیا عبال اوسکے دہوپ مین ایسی چمکتی تہی کہ بعینہ شعاع
خورشید معلوم ہوتے تہی جسم اوس کا صاف تہا کہ آئینہ سان اوسمین چہرہ نظر آتا تہا
اوس مرکب کو دیکہتی ہی میرے دل مین سواری کا شوق پیدا ہوا فورا کمند ہاتھ مین
لیکر بقصد گرفتاری کمال آہستہ قدمی سی اوس مرکب کی طرف متوجہ ہوا اوس مرکب
نے بہی مجکو دیکہا لیکن اوسنی مطلق رم نکی اور بدستور چرا مین مشغول رہا جب مینی دیکہا کہ
یہ مرکب مطلق وحشت نہین کرتا پہر کمند مارنی ایک فعل لا طایل ہے مین بدجمعی تمام اوسکے
قریب گیا اور بفراغ خاطر سوار ہوا مرکب کو سبزہ زار سی باہر نکالا وہ اسپ ایسا نہایت
خوشخرام تہا کہ مین نہایت محظوظ ہوا اور شاداں و فرحاں اسپ پر سوار شہر کیطرف
... اوس مرکب نے کچہ شرارت کی مینی تازیانہ مارا اوسنی نارا
عذر

BABA TRADERS BT
Size in cms. : 26 x 19
M.R.P. Incl. all taxes : 11.75
Pages Incl. Cover : 102
Single Line
SPEED
Long Exercise Book
Sales Tax Exempted for use by Students only
Factory : 2063, Ganj Meer Khan, Turkman Gate, Delhi-6 Tel. : 011 - 23254135
Shop : I-89, Shop 4, Khalilulla Masjid, Batla House, Jamia Nagar, Okhla, Delhi-25 Mobile : 9811322355

نہایت نحیف و زار سالہای دراز کے بیمار معلوم ہونے لگی میری دایہ مادیان جادو کے اعمال

سحر مین طاق و شہرۂ آفاق تہین میرا حال کثیر الاختلال دیکھکر ایک روز مجھسی کہا ای جان مادر

تیرا کیا حال ہی مین روز بروز تجکو متغیر الحال پاتی ہون ما فی الضمیر مجکو تیرا نہین معلوم

اور ظاہرا کوی مرض صعب بہی پایا نہین جاتا ہان اگر کوی عارضہ روحانی کہ عبارت

ہی تمنای وصال یار جانی سی ہوا ہو سکا ہی نہین علم نہین مین قربان ای میری جان مجھسی

راز دل کا اخفا نکر اگر گمان تیرا راست ہو مجھسی صاف صاف بیان کر تا مین کوی صورت

تیری حصول مطلب کی نکالون ہرگاہ سنی یہ کلام شفقت انجام دایہ کے زبان ندرت بیان

سی ... اوسکے گلے لگ کر زار زار ابر نوبہار کے مانند روی اور کہا ای دایہ جان

تم کیا مجھ مصیبت زدہ درد ہجران کشیدہ کا حال زار پوچھتی ہو مین شاہزادہ شہرزاد

کے سودای محبت مین اس حال بد کو پہونچی ہوں جسدن روز کہ باغ فرحت بخش مین

اوس نوروز سر البستان شہریاری سی مواجہہ بالمشافہ ہوا تہا اوسی روز سی مرغ العشق

نے اوسکی میری نخل دل مین آشیانہ باندہا ہی کوی لحظہ و کوی لمحہ یاد محبوب سی

خالی نہین گذرتا اب مین تیری شفقت مادرانہ سی امیدوار ہون کہ تو کوی علاج

میری مرض لا علاج کا کرے اگر کہ جسمی میری زندگی ہو ورنہ اس غم روحانی سی دو

چار روز مین تمام ہو جاونگی + مثنوی ز داغ جگر مینالم از درد و الم + بی غوریم

از شب تا سحر خون گریم از اندوہ و غم + دایہ نے جو ماجرای غم اندوز سنا او دل کی

ساتھ نالہ و زاری مین شریک ہوی بعدہ کہا ای جان مادر سخت مشکل درکار ہوی

یعنی تمہاری دشمنونکو عجب مرض بیدرمان لاحق ہوا ہی کہ جسکا علاج ہرگز عقل مین نہین

آتا یعنی ایسی شخص سی تمہاری دل بستگی ہوی کہ جسی مواصلت دوامی کی کوی صورت

نہین نکل سکتی تفصیل اس اجمال کی یہ ہی کہ تمہاری پھوپھی صاحبہ یعنی ملکہ دلفریب کا شہزاد

سی تمہارا عقد کرنا کسی طرح منظور نہین باوجود کہ باہم ایسی شرط بر صلح وقوع مین آی

باہر ہی سر سی پاؤن تک بلائین لیکر کہا اے ملکہ آفاق یہ محض تمہاری غلط گمانی ہی
جو تمنی میری اشکباری کو گریہ غم مفارقت والدین سمجہا در حقیقت یہ اشک شادی
ہین کہ ہنگام دیدار یار فرط شادمانی سی جاری ہوئی ہین روز دیدار عبارت ہی
تمہاری جمال جہان آرا کے نظارہ سی القصہ بعد ناز و نیاز بسیار دو دورہ بادہ غم
زدہ کا دور ہوا ہر گاہ دو دو جام بے دماغ بادہ ناب سی گرم ہوا لحاظ و حجاب نے
طرفین کے دلون سی کنارہ کیا مینی ملکہ سی کہا اے آرام جان حزین و راحت دل غمگین
روز اول اس کشتہ تیغ ابرو کو اپنی دیدار فرحت آثار سی محروم عالم بیہوشی مین چہوڑ کر
کہان تشریف لیگئین تہین ملکہ نے کہا اے عاشق صادق و اے محب واثق مین بہی
روز اول ہی تیری جمال ماہ مثال پر مفتون ہوئی تہی ہر چند دل نے چاہا کہ بلا کر پاس
بٹہا کے کچہ حال دل سنی کچہ کہتی لیکن بسبب دروازہ باغ پر واقع ہونے کشت و خون
کے مصلحت نہ دیکہی مین یہ سمجہی کہ اس خون ریزی کی خبر شاہنشاہ کو ضرور ہوگی اور وہ کسی
سردار کو با فوج واسطی تمہاری تنبیہ کے ضرور بہیجینگے پس اسصورت مین دونون محب و
محبوب کے جانین بہی معرض ہلاکت مین آئینگی اور بدنامی و رسوائی بخوبی ہوجائیگی چنانچہ یہ
گمان میرا راست ہوا یعنی دربانان باغ بحال خراب خدمت شاہنشاہ مین فریادی گئے
سنتی ہی ملیک بنابر تہدید روانہ کیا گیا تہی اور ملیک سی مقابلہ واقع ہوا تہی عساکر
شاہنشاہ سی اور سلاطین طلسم سی مددگاری ہوئی اسصورت مین صحبت عیش و
طرب [illegible] کیونکر مناسب ہی ہر گاہ تم بیہوش ہوگئے مین نقب کے راہ محل مین داخل
ہوگئے جب باہم صلح ہوئی اور عہود و مواثیق بطرز نیکو باخودہا وقوع مین آئی اور ہم اپنی
جناب والد ماجد کے ہمراہ اپنی دار السلطنت کے طرف روانہ ہوئی مین تمہاری دیدار
خورشید انوار مین سیماب وار بیقرار ہوئی اور بسبب عدم رویت ہلال عید وصال کے غم و
ملال سی مثال بدر گہنی لگے خورد و خواب حرام خون آشامی و جگر خواری سی کام ہوا

نہایت